کتاب نما

میرا سفرِ حج، سید سبحان اللہ عظیم گورکھ پوری۔ ناشر: ادارہ یادگارِ غالب، پوسٹ بکس ۲۲۶۸۔ ناظم آباد کراچی ۷۴۶۰۰۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

گورکھ پور کے ایک متموّل شخص سید سبحان اللہ کا زیرنظر سفرنامہ ان کے ۱۹۰۳ء کے سفرِ حج کی رُوداد پر مشتمل ہے، جو ''تجربات اور مشاہدات اور سفرنامہ نگار کی دل سوزی و دردمندی سے عبارت ہے۔ مصنف اس بات پر بہت آزردہ تھے کہ اس مقدّس سرزمین کے بعض معاملات وحالات ناگفتہ بہ ہیں''۔ (ص ۴)

سفرنامے کا آغاز حمدیہ ہے۔ گورکھ پور سے ممبئی تک کا سفر ریل اور بیل گاڑیوں پر ہوا۔ بحری جہاز میں سوار ہونے کے لیے بھی سمندر میں ۱۲ میل کشتیوں پر سفر کیا۔ پھر جہاز میں سوار ہونے کے مراحل بھی سخت تکلیف دہ تھے۔ ''جہاز کے کپتان کا جو برتاؤ میرے ساتھ ہوا یقیناً دل خراش تھا'' جدہ میں جہاز سے اُتر کر قرنطینہ کے لیے بھاپ گھر میں رکنا پڑا، جدہ سے مکہ تک دو روز کا سفر اونٹوں پر، فی اونٹ ۳۵ روپے، غرض ہندستانیوں کے لیے مہینوں کا سفرِ حج بہت خطرناک اور مشقت بھرا ہوتا تھا۔ اس زمانے میں عرب قبائلی، حاجیوں کو لوٹ لیتے تھے، اس لیے مولوی سبحان اللہ مدینہ منورہ نہ جاسکے۔ لکھتے ہیں: جس زمانے میں عثمان پاشا یہاں کے والی تھے، پانچ اور چھے اونٹوں کا قافلہ مدینہ منورہ بے کھٹکے چلا جاتا تھا۔ کوئی بال بیکا تک نہ کرسکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطانی [غالباً وظیفہ] مقررہ وقت پر پورا پورا قبائل کو مل جاتا تھا...... راہ میں بھی تین تین کوس پر فوج [کی] چوکیاں...... ایک ایک گارڈ فوج رہتی ہے'' (ص ۷۶-۷۷)۔ عثمان پاشا رخصت ہوئے تو شریف مکہ حسین کی عمل داری میں پھر بدنظمی شروع ہوگئی۔ کیوں کہ شریف غریب بدوؤں کو کچھ نہیں دیتا تھا۔ اس لیے وہ لوٹ مار کرتے تھے۔ مجموعی طور پر نظم ونسق بہت خراب تھا۔